

۷۸۶

۸ جولائی ۱۹۳۶ء

علامہ ڈاکٹر سید محمد اقبال صاحب مسلم لیگ پنجاب  
پراونشل پارلیمنٹری بورڈ کا خط مسلمانان پنجاب کے نام

# آل انڈیا مسلم لیگ کمیٹی

(مشور عام)

متعلقہ اصلاحات جدید

جسے

مسٹر غلام رسول خان پیر پٹیلا لاہور و سیکرٹری  
مسلم لیگ پنجاب پراونشل پارلیمنٹری بورڈ نے اپنے  
دفتر واقع ۱۲ ٹیمپل روڈ لاہور میں شائع کیا

## علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال کا خط مسلمانان پنجاب کے نام

جناب مکرم۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ۔ آپ کو معلوم ہو گا کہ یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے نئی اصلاحات ملک میں نافذ ہوں گی۔ اور پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے انتخابات تاریخ مذکور سے پہلے عمل میں آجائیں گے۔ اگر مسلمانان ہند نے ملک و قوم کے موجودہ حالات کا جائزہ لے کر ایک صحیح اور واضح حکمت عملی اختیار نہ کی تو ان کے مفاد کو نقصان پہنچنے کا قومی احتمال ہے۔ گذشتہ پندرہ سالہ سیاسی دور کی تاریخ جس میں دو عملی یا نیم جمہوری اصلاحات پر عمل درآمد ہوا اس حقیقت کی شاہد ہے کہ مسلمانوں نے بحیثیت قوم ان ابتدائی اصلاحات سے وہ فائدہ نہیں اٹھایا جو انہیں اٹھانا چاہئے تھا اس کو تباہی کے ذمہ دار کون لوگ ہیں اور کیوں؟ اس امر کو زیر بحث لانے کا یہ مقام نہیں۔ انشاء اللہ عتقرب پنجاب کے اس سیاسی دور پر تبصرہ کیا جائے گا۔ آل انڈیا مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے اپنے منشور عام میں بعض ایسے حقائق و واقعات کی طرف قوم کی توجہ مبذول فرمادی ہے اور آئندہ کا پروگرام بھی آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ ان واقعات کی تفصیلات سے بیخبری اور قوم کا باہمی تفرقہ

کہیں پھر وہ صورت پیدا نہ کر جائے کہ آنے والی اصلاحات سے بھی ہم  
 بحیثیت قوم پورا فائدہ اٹھانے سے محروم رہ جائیں اور جو قومی ترقی  
 فرقہ دار فیصلہ نے ان اصلاحات کے ماتحت ہمارے لئے ممکن الحصول  
 کر دی ہے اُس کا حاصل کرنا ہم سے بعید ہو جائے۔ یہی خدشہ ہے جسے  
 مد نظر رکھ کر مسلم لیگ نے صوبہ جاتی انتخابات میں قوم کی رہنمائی کو اپنا  
 فرض سمجھا ہے۔ لیگ کی یہ فرض شناسی اُسی صورت میں بار آور ہو سکتی ہے  
 جب قوم بھی فرض شناسی سے کام لے۔ اور اس مسئلہ میں لیگ کی ہدایات  
 اور اس کے پروگرام سے تمسق کرے۔ مسلم لیگ اور صرف مسلم لیگ کے  
 ٹکٹ پر صوبہ جاتی اسمبلی میں جانے والے افراد سے توقع ہو سکتی ہے کہ وہ  
 مسلمانوں کے حقوق کے محافظ ہوں گے اور ملک کی آئینی ترقی کے لئے  
 سعی بلیغ کرنے کیلئے تیار ہوں گے۔ جو لوگ اپنے مخصوص سیاسی نظریہ کی  
 وجہ سے مسلمانان ہند کی مرکزی پارلیسی پر کار بند ہونے کا اقرار نہیں  
 کر سکتے اُن سے اس قسم کی توقعات رکھنا مشکل ہے۔ میں آپ کو اسلام  
 اور ملک کے اندر اُس کے صحیح سیاسی مفاد کا سچا خیبر خواہ سمجھتے ہوئے  
 مستعدی ہوں کہ آپ مسلم لیگ کے پارلیمنٹری بورڈ کی ہر ممکن امداد  
 کریں۔ اور اس کے نامزد کردہ امیدواران اسمبلی کے لئے اپنا اثر اور  
 رسوخ صرف کر کے انہیں کامیاب کرائیں۔ اس نازک دور میں اس  
 خدمت سے بڑھ کر اور کوئی اسلامی اور ملکی خدمت نہیں ہو سکتی۔

والسلام

(س) محمد اقبال

جاوید منزل میمورڈ ۸ جولائی ۱۹۳۶ء

# ملی فیڈریشن

(جاری کردہ مسلم لیگ نیشنل پارلیمنٹری بورڈ)



لکھنؤ پبلیکیشن

# ملنی فیلڈو

(مشور عام)

”ٹنٹو مارے“ اصلاحات کے نفاذ نے مسلمان قائدوں کو ایک اسلامی سیاسی انجمن کی تشکیل کی ضرورت کا احساس دلایا۔ اور اس احساس کے ماتحت آل انڈیا مسلم لیگ کی بنیاد دسمبر ۱۹۰۶ء میں بمقام ڈھاکہ رکھی گئی۔ ۱۹۱۲ء میں لیگ نے واضح طور پر اپنا نصب العین مقرر کر لیا۔ اور اپنے عزائم اور مقاصد میں مندرجہ ذیل چیزوں کو پیش نظر رکھا:۔

(۱) ہندوستان کے لئے ذمہ دار حکومت کا حصول۔ اور مسلمانوں کے لئے ضروری تحفظات۔

(۲) ہندوستانی مسلمانوں کے مذہبی سیاسی اور معاشرتی مفادات کے ارتقا کی جدوجہد کرنا۔

(۳) ہندوستان کے مسلمانوں اور دوسری اقوام کے درمیان محبت اور تعاون کا احساس پیدا کرنا۔

(۴) ہندوستانی اور دیگر ممالک کے مسلمانوں کے درمیان رشتہ اخوت و مودت کو مضبوط کرنا۔

## لکھنؤ پیکیٹ

۱۹۰۶ء سے لیکر اب تک لیگ مندرجہ بالا اصولوں کے پیش نظر مصروف کار رہی ہے جب تک ٹنٹو مارے اصلاحات کا دور رہا لیگ اپنی ترقی میں کوشاں رہی۔ اور اس نے مسلمانوں کے صحیح

جذبات و احساسات کی ترجمانی میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا۔ کچھ وقت گزرنے کے بعد سربر آوردہ قائدین کے تعاون و اعانت اور خصوصاً مہاراجہ صاحب محمود آباد ایسی عظیم الشان شخصیت کی بے غرض خدمت جذبہ حب وطن اور یکسوئی خیال سے لیگ کو اس قدر استواری اور استحکام حاصل ہوا کہ وہ انتہائی عروج کو پہنچ گئی اور اس نے ایک ایسا میثاق تیار کیا جو ہندوستان کی دستوری تاریخ میں بے حد اہم ہے اور جسے "میثاق لکھنؤ" یا کانگریس اور لیگ کا معاہدہ کہتے ہیں یہ میثاق ہندوستان کی سیاسی ترقی کے راستے میں سنگ منزل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ میثاق ہندوستان کی دو عظیم قوموں کے نصب العین کی وحدت یکسوئی خیال اور ذمہ دار حکومت کے حصول کے لئے ان کے جذبہ خلوص اور ان کے تعاون کا شاہد ہے۔ لیکن اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ میثاق لکھنؤ نے ہندوؤں اور مسلمانوں کے تمام سیاسی اختلافات کا فیصلہ کر دیا۔ اور نہ اسے ان حالات کے پیش نظر جو موجودہ دور میں رونما ہوئے ہیں کسی قسم کی ابدی حیثیت دی جاسکتی ہے۔

## ہندوستان کا مطالبہ آزادی

مانٹریگو جیمس فورڈ اصلاحات کے بعد ہندوستان میں خود مختار حکومت کے قیام کا مطالبہ روز بروز بڑھتا گیا اور ۱۹۲۱ء سے لیکر اب تک مسلمان آزادی وطن کی جنگ میں ہمسایہ قوم کے دوش بردوش

کھڑے ہیں۔ اور انہوں نے حریت و وطن کے لئے قربانیاں کرنے  
یا ہندوؤں کے ساتھ اتحاد کرنے سے کبھی گریز نہیں کیا۔ لیکن ایک  
اقلیت کی حیثیت سے وہ اس اصول پر مصر میں کہ آئندہ سیاسی  
نظام کے ماتحت ان کی حیثیت محفوظ اور برقرار رہے۔ یہاں کچھ  
سیاست دان یہ اعتراض کریں گے۔ کہ اس مطالبہ سے فرقہ وارانہ  
جذبات کی بو آتی ہے لیکن وہ لوگ جو دنیا کی سیاسی اور دستور  
تاریخ سے واقف ہیں خوب جانتے ہیں کہ یہ مطالبہ نہ صرف بالکل  
طبعی ہے بلکہ اقلیتوں کا اعتماد اور تعاون حاصل کر کے کوئی مضبوط  
قومی حکومت صرف اسی حالت میں قائم کی جاسکتی ہے جب انہیں  
یہ احساس دلایا جائے کہ وہ پورے اطمینان کے ساتھ اکثریت پر  
اعتماد کر سکتی ہیں۔ حالات میں تغیرات رونما ہوتے رہے ہیں۔  
گفتگوئیں اور مشورے بھی ہوتے رہے ہیں۔ لیکن لیگ ہمیشہ  
ذمہ دار حکومت کے مطالبہ پر اثر ڈال رہی ہے۔ اور آج بھی وہ  
اپنے مطالبہ پر چٹان کی طرح مضبوط ہے۔

## جدید اصلاحات

لیگ کو اس امر کا بے حد افسوس ہے۔ کہ گول میز کانفرنسوں  
کے انعقاد کے بعد برطانوی پارلیمنٹ نے ہندوستان پر ایک  
ناگوار آئین ٹھونسنا چاہا ہے۔ اور ۱۹۳۵ء کا گورنمنٹ انڈیا ایکٹ منظور  
کر دیا ہے۔ آل انڈیا مسلم لیگ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۱ اپریل

۱۹۳۶ء میں جو قرارداد منظور کی ہے۔ وہ آئین جدید کے متعلق اس کے نظریہ کی پوری وضاحت کرتی ہے لیگ نے قرارداد دیا تھا۔ لیگ فرقہ دار فیصلہ کو اس وقت تک منظور کرتی ہے جب تک کسی جماعتی مفاہمت کی کوئی صورت نہ نکل آئے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس آئین کے خلاف احتجاج کرتی ہے جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کی رو سے ہندوستانیوں کی مرضی کے خلاف اور تمام سیاسی جماعتوں کے مکرر احتجاج اور ان کے اظہار ناراضی کے باوجود ہندوستان پر ٹھونسنا جا رہا ہے۔“

## صوبائی آزادی

لیگ کا نظریہ یہ ہے کہ ملک کے موجودہ حالات کے پیش نظر صوبائی دستور سے ان کے تقاضوں کے باوجود فائدہ اٹھایا جائے۔ اگرچہ اس میں شک نہیں کہ صوبائی آزادی کی سکیم میں ایسی خرابیاں موجود ہیں جو وزارتوں کی ذمہ داریوں اور مجالس قوانین کے اقتدار و اختیارات کو بے معنی بنا دیتی ہیں۔

## فیڈرل سکیم کا غیر مشروط استرداد

فیڈرل سکیم کے متعلق لیگ کی یہ واضح رائے ہے کہ مرکزی حکومت کی وفاقی سکیم صریح طور پر غلط اور ناقص ہے۔ لہٰذا یہ ہے۔

یہ سکیم رجعت پسندانہ اور ارتجائی ہونے کے علاوہ برطانوی ہند کے مفادات کے سخت خلاف ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کی منزل آزادی کو دور تر کر کے ذمہ دار حکومت کے حصول کے مسئلہ کو غیر معین عرصہ کے لئے کھٹائی میں ڈال دے۔ اور اسی لئے ہم اسے غیر مشروط طور پر مسترد کرتے ہیں۔ لیگ کی رائے ہے کہ برطانوی پارلیمنٹ کو فیڈرل سکیم کے افتتاح سے پہلے تمام آئین پر از سر نو غور کرنا چاہئے۔ ورنہ لیگ کو اس امر کا یقین ہے کہ یہ سکیم اپنی موجودہ شکل میں عوام کو مطمئن نہیں کر سکتی بلکہ اس کے برخلاف اگر اس آئین کے نفاذ پر اصرار کیا گیا تو ایشیوں کو ناسمج برآمد ہوں گے۔ کیونکہ ہندوستان اور اسکے باشندوں کے مفادات کے پیش نظر یہ آئین قطعی طور پر ناقابل قبول ہے۔

## لیگ اور آئندہ انتخابات

چونکہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی صوبائی سکیم سال آئندہ کے دوران میں نافذ ہوتے والی ہے۔ اس لئے لیگ نے فیصلہ کیا ہے کہ ملک کے موجودہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے صوبائی سکیم سے تھوڑا بہت فائدہ جو وہ دے سکتی ہے ضرور حاصل کیا جائے۔ اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ کی تشکیل کی تجویز پیش کی گئی۔ جس کا مقصد مختلف صوبوں کے انتخابات کی نگرانی کرنا ہے۔ لیگ نے اس سلسلے میں مندرجہ

ذیل ریزولوشن پاس کیا۔

”چونکہ آئین نوجو عنقریب ہندوستان میں نافذ ہونے والا ہے اس نوعیت کا ہے کہ اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے ایسی سیاسی پالیسیوں کی تشکیل ضروری ہے جن کی حکمت عملی واضح اور جن کا پروگرام رائے و ہندوگان میں سیاسی شعور پیدا کرنے کے علاوہ ان جماعتوں میں تعاون کی روح پیدا کرے جن کا مطمح نظر ایک دوسرے کے قریب قریب ہے تاکہ نئے آئین سے پورا پورا استفادہ کیا جاسکے۔ اور چونکہ مسلمانوں کی تنظیم اور صوبائی حکومتوں میں مسلمانوں کو ان کا جائز حق دلانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ مسلمان اپنی تنظیم کر کے ایک جماعت بنالیں اور ان کا پروگرام ترقی پسندانہ ہو۔ اس لئے یہ قرار دیا جاتا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ آئندہ صوبائی انتخابات کی مہم میں شامل ہونے کا اقدام کرے۔ اور اس امر کے لئے مسٹر جناح اپنی صدارت میں ایک سنٹرل بورڈ کی تشکیل کریں جس میں کم سے کم ۳۵ ارکان ہوں۔ مسٹر جناح کو اختیار ہو گا کہ وہ مختلف صوبوں کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان صوبائی بورڈوں کو قائم کریں یا صوبائی بورڈوں کا الحاق مرکزی بورڈ سے کریں اور محمولہ بالا مقاصد کی تکمیل کے لئے ذرا لچ اختیار کریں۔

اس ریزولوشن کی تائید میں اب سنٹرل بورڈ کی تشکیل کی گئی ہے۔ اور عنقریب بورڈ کی پالیسی اور پروگرام کی وضاحت کر دی جائے گی۔

## ۱۹۱۹ء کی اصلاحات کا اثر

ہائیکورٹ چیف جسٹس کی نفاذ سے کئی قوانین بروئے کار آ گئی ہیں اور اس سکیم کے ماتحت ہندوستانیوں کو جو کچھ بھی اختیارات دئے گئے تھے ان پر رجعت پسند اور ترقی کے دشمن طبقہ نے ایسے گروہوں کے ساتھ مل کر قبضہ کر لیا جن کا مقصد وحید ہر مقام پر اور ہر ممکن طریق سے ملازمتیں اور وزارتیں حاصل کرنا تھا یہ صورت حالات حکومت کے لئے مفید رہی اور ان رجعت پسند اور ملازمتیں تلاش کرنے والی جماعتوں کی پشت پر حکومت نے ہمیشہ ہاتھ رکھا۔ اور ان کی حوصلہ افزائی کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ لوگ نہ صرف ترقی خواہوں اور وطن دوستوں کی راہ میں سنگ گرا بن گئے۔ بلکہ انہوں نے عوام کی سادہ لوحی سے بھی نا جانتر فائدہ اٹھایا ہے۔ اس طرح رجعت پسندوں اور غیر ملکی حکومت کے استیلا کا دوہرا جوا ہماری گردنوں پر پڑا رہا۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ اس استیلا کا خاتمہ کر دیا جائے۔

## وقت کی سب سے بڑی ضرورت

سرو جی رسن نے اپنے خطبہ میں جو انہوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں بمقام بمبئی ارشاد فرمایا وقت کی سب سے

بڑی ضرورت کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔۔  
 "آج نئے مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ سوال صرف یہ نہیں کہ دوسرے  
 طبقہ کے مسلمانوں کو مغربی طریق پر تعلیم دے کر اس کے لئے  
 نوکریاں تلاش کی جائیں۔ یا انہیں اعتدال پسندی کی اس روش  
 پر لایا جائے جو ملکہ و کٹورہ کے عہدِ سیاسی کا خاصہ تھی۔ بلکہ موجودہ  
 حالات ہمیں مجبور کرتے ہیں کہ ہم سات کروڑ مسلمانوں کے معاشری  
 مسائل کا بنظر تعمق مطالعہ کریں انہیں افلاس ذلت اور جہالت کی  
 اس دلدل سے نکالیں جس میں وہ پھنسے ہوئے ہیں۔ اور ان کی  
 زندگی کو تہذیب سے روشناس کر کے "آزاد ملی ملک کے آزاد  
 شہری" بنا دیں۔ ہمیں غیر ممالک کے باشندوں کی طرح محسوس کرنا  
 چاہئے کہ تبدیلی ناگزیر ہے۔ اور اگر تبدیلی کمنے میں جہالت نہ کی گئی  
 تو معاشرتی نظام کا قصر دھڑام سے زمین پر آ رہے گا۔ اور صرف یہی نہیں  
 کہ تعلیم یافتہ طبقہ نابود ہو جائے گا۔ بلکہ تمام وہ گروہ جو ذات زمین یا  
 دولت کی وجہ سے امتیازی حیثیت رکھتے ہیں مٹ جائیں گے۔ ہمارے  
 موجودہ معاشری نظام کی بنیاد آج سے صدیوں قبل رکھی گئی تھی اور  
 یہ امر بالکل طبعی ہے کہ اب اس نظام کی بنیادیں بالکل کمزور  
 ہو گئی ہیں۔ اس لئے ہم پڑھے لکھے انسانوں، جاگیر داروں اور سرمایہ  
 داروں کا فرض ہے کہ متحد ہو کر ایک نئی معاشرت کی بنیاد رکھیں  
 اور اس معاشرت کو فروغ دینے اور اس کوشش کو بار آور کرنے  
 کے لئے ہم سب کو قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ میں آپ کو بتا دینا چاہتا  
 ہوں کہ معاشرت کا جو محل ان بنیادوں پر استوار ہوگا وہ ایک

سلطنت کی بہ نسبت زیادہ شاندار ہوگا۔ اور اس میں انسانوں کے لئے زیادہ انصاف اور آرام ہوگا" لیکن سر وزیر حسن کے ان الفاظ کے باوجود لیگ ہر اس تحریک کی مخالف ہوگی جس کا مدعا ذاتی جائداد سے تعرض نہ ہو۔

## لیگ کے نمائندوں کا لائحہ عمل

مجلس قانون ساز میں جا کر لیگ کے نمائندے ہمیشہ اس بات کی کوشش کریں گے۔

(۱) کہ موجودہ صوبائی اور مجوزہ مرکزی آئین کی جگہ ہندوستان میں جمہوری اور خود مختار حکومت کا قیام ہو۔

(۲) نیز درمیانی وقفے میں وہ قانون ساز مجلسوں میں ایسی کوشش کریں گے کہ قومی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں عوام کی حیثیت بہتر ہو جائے۔

جداگانہ انتخاب کے طریق کے پیش نظر مسلم لیگ پارٹی کی تشکیل ضروری تھی۔ لیکن یہ لوگ ہر ایسے گروہ سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں جس کا نصب العین لیگ کے قریب قریب ہو اور جس کے عہدہ داروں سے مختلف نہ ہوں۔ لیگ مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اقتصادی پروگراموں کی دل فریبی یا کسی دوسری بنا پر فریب نہ کھائیں۔ کیونکہ یہ بات ملت اسلامیہ کے اتحاد اور نظم کو نقصان پہنچائے گی۔

## پروگرام

- مسلم لیگ سینٹرل پارلیمنٹری بورڈ نے آئندہ انتخابات اسمبلی کے لئے مندرجہ ذیل پروگرام مرتب کیا ہے:-
- (۱) جمیعت العلماء ہند اور مجتہدوں کے نظریہ کے مطابق مسلمانوں کے خالص مذہبی حقوق کی حفاظت کرنا۔
- (۲) تشدد آمیز قوانین کا ہر ممکن انسداد۔
- (۳) ہراس طاقت کا مقابلہ کرنا جو ہندوستان کے مفاد کے منافی اور ملک کی اقتصادی تباہ کاری پر اثر انداز ہو۔
- (۴) مرکزی اور صوبہ جاتی حکومت کے کثیر اخراجات کو کم کرنے قوم کی فلاح و بہبود کے لئے سرمایہ فراہم کرنا۔
- (۵) ہندوستانی افواج میں ہندی عنصر پیدا کرنا۔ اور ان کے اخراجات کو کم کرنا۔
- (۶) صنعت و حرفت کی ترقی اور گھریلو صنعتوں کا رائج کرنا۔
- (۷) اقتصادی بہتری کو مد نظر رکھتے ہوئے کرنسی ایک پیچ اور قیمتوں کا رائج کرنا۔
- (۸) دیہات کی معاشرتی۔ تعلیمی اور اقتصادی حالت کو بہتر بنانا۔
- (۹) دیہاتی قرض داروں کو ہر ممکن طریقہ سے قرض سے نجات دلانا۔
- (۱۰) ابتدائی تعلیم کو بلا معاوضہ اور لازمی بنانا۔

- (۱۱) اردو زبان کی حفاظت اور اُسے ترقی دینا۔  
 (۱۲) مسلمانوں کی عام حالت کو بہتر بنانے کے لئے ذرائع تجویز کرنا۔  
 (۱۳) عکس کے بارگراں کو کم کرنے میں ہر ممکن کوشش کرنا۔



مَطْبُوعًا مِمَّا كَلَّمَكَ بِرَأْسِهَا  
 لَاهُوتًا

کاتب نسیم الدین نمبر گنبد لاہور